سورہ روم　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○　　ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ○ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا‌ ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

[28 شوال 1431ھ بمطابق 7 نومبر 2010]

عنوان

حصہ اوّل

فرشتہ نہیں انسان کیوں؟

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوہری صاحب

(صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد محمدی)

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ (3/195)

صَدَ قَ اللّٰہُ وَصَدَقَ رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ○

حاضرین کرام! تلاوت کی گئی آیت مبارکہ کی روشنی میں آج میرا موضوع ''فرشتہ نہیں انسان کیوں؟'' ہے اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت حق اور سچ بیان کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آپ نے یہ مثل بے شمار مرتبہ سنی ہوگی کہ انسان اگر اپنے آپ کو درست سمت کی طرف چلادے تو فرشتوں سے بھی آگے ہوجاتا ہے وہ سمت کیا ہے ہم اپنے آپ کو فرشتوں سے اعلیٰ کیسے بناسکتے ہیں اگر ہم ان باتوں پر عمل کریں تو فرشتوں سے اعلیٰ بن سکتے ہیں دنیا میں امن اور سلامتی قائم رکھنے اور تمام لوگوں کی پرورش اور تربیت کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی معاشرہ قائم کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اسلامی معاشرہ وہ ہوگا جس میں تمام لوگ خدا کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کریں اور کوئی بات ان قوانین کے خلاف نہ ہو۔ آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ وہ قوانین کہاں سے ملیں گے؟ اس کا جواب واضح ہے۔ یہ قوانین اللہ تعالیٰ نے ہمارے رسول کریم ﷺ کو وحی کے ذریعے دیئے تھے۔ اور اب وہ سب کے سب، قرآن شریف کے اندر محفوظ ہیں۔ انہی قوانین کو قرآن شریف کے احکام بھی کہتے ہیں۔ جس معاشرہ میں خدا کے احکام کے مطابق زندگی بسر ہوتی ہو اسے اسلامی حکومت کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں ہے۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ○ (5/44)

''جو لوگ خدا کے احکام (قرآن شریف) کے مطابق اپنے معاملات کا فیصلہ نہیں کرتے، وہ کافر ہیں''

یعنی مومن اور کافر میں فرق یہ ہے کہ مومن، قرآن شریف کے احکام کو مانتے اور ان کے مطابق کام کرتے ہیں اور کافر ان احکام کو نہیں مانتے۔

معزز سامعین! قرآن پاک میں اس قسم کے چھوٹے چھوٹے احکام بیان کئے جاتے ہیں جن کا تعلق ہماری روزمرہ کی زندگی سے ہے۔ انہیں غور سے پڑھو۔ اچھی طرح سمجھو اور پھر ان کے مطابق کام کرو۔ یاد رکھو! فائدہ اسی بات سے ہوتا ہے جس پر عمل کیا جائے۔ جس بات کو سمجھ تو لیا جائے لیکن اس پر عمل نہ کیا جائے اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ اگر آپ کو اچھی طرح سے معلوم ہو جائے کہ ورزش کرنے سے صحت ٹھیک رہتی ہے، لیکن آپ ورزش کریں نہیں تو آپ کی صحت ٹھیک نہیں رہ سکتی۔ صحت اسی کی ٹھیک رہے

گی جو ورزش کرے گا۔خدا کے احکام کو سمجھنے کا فائدہ اسی کو ہوگا جو ان پر عمل کرے گا۔

چھوٹی چھوٹی باتیں کیا ہیں؟

کوشش: آپ دنیا میں غور کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے ذمے جو کام لگایا ہے وہ اس کام کو تکمیل تک پہنچانے میں ہر وقت سرگرمِ عمل رہتی ہے۔

ہر شے سرگرمِ عمل ہے:

سورج کس طرح اپنے وقت پر چھڑتا اور وقت پر ڈوب جاتا ہے۔ سردی اور گرمی، بہار اور خزاں، کس چرح اپنے اپنے وقت پر آتی ہیں۔ ہوائیں کس طرح اپنی اپنی سمت میں چلتی رہتی ہیں۔ غرضیکہ کائنات کی ہر شے ہر وقت اپنے اپنے کام میں مصروف رہتی ہے۔ اسلام مسلمانوں سے بھی یہی توقع کرتا ہے اور انہیں اسی قسم کی زندگی بسر کرنا سکھاتا ہے وہ واضح الفاظ میں کہتا ہے کہ

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰی (53/39)

''انسان اسی چیز کو بطور اپنے حق کے لے سکتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرے۔''

اعمالِ صالح: اس نے ایمان کے ساتھ ''عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ'' کی لازمی شرط لگادی ہے۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا کے قوانین (قرآن شریف) کی صداقت پر یقین رکھے اور ایسے کام کرے جن سے اس کی صلاحیتیں نشوونما پائیں۔ جن سے دنیا سنور جائے اور ہر ایک کی اصلاح ہو جائے۔ وہ کہتا ہے کہ انسان کی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار اس کے اپنے کاموں پر ہے۔

تُجْزَوْنَ مَاکُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (45/28)

''تمہیں اپنے کاموں ہی کا بدلہ ملتا ہے۔''

اس لئے مومنوں کا شعار (طرزِ زندگی) یہ بتاتا ہے کہ

جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ (9/88)

''وہ اپنے مقصد کی تکمیل کیلئے ہمیشہ جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لئے جہاں دولت صرف کرنی پڑے دولت خرچ کرتے ہیں اور اگر جان تک بھی دینی پڑے تو جان بھی دے دیتے ہیں۔''

عملی زندگی: لیکن یہ مقصد، جس کی تکمیل کیلئے ایک مردِ مومن ہمیشہ مصروفِ عمل رہتا ہے اور ہر طرح کی قربانی دیتا ہے، یہی ہے کہ دنیا میں صحیح قرآنی نظام قائم ہو جائے۔ جس سے تمام انسانوں کی ضروریات زندگی پوری ہوتی رہے اور ان کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے۔

لہٰذا، یاد رکھو! کوشش کے بغیر انسان کو کچھ نہیں ملتا اور ایک کا عمل دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتا۔ اسلام عمل سکھاتا ہے۔ کوشش

کرنے کی تاکید کرتا ہے اور ہر ایک کو اس کی کوشش کا پھل ملتا ہے۔

اپنی کمائی: جب اسلام کوشش اور عمل کی اس قدر تاکید کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ کسی شخص کا خود کچھ کام نہ کرنا اور دوسروں کی کمائی پر زندگی بسر کرنا اسلام کے نزدیک کس قدر برا ہوگا؟

دوسروں کی کمائی پر گزارہ کرنے والوں کو عربی زبان پر ''مترفین'' کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی کئی ایک آیتوں میں لکھا ہے کہ مترفین خدا کے دین اور اس کے رسولوں کے سخت دشمن ہوتے ہیں۔ وہ سہل انگار اور سست ہو جاتے ہیں۔

رزق کی تلاش: وہ محنت کرنے اور خود کما کر کھانے سے جی چراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے محنت کریں اور وہ مفت کی کھاتے رہیں۔ قرآن کریم ایسے لوگوں کی سخت مخالفت کرتا ہے۔ وہ مومنوں کو تاکید کرتا ہے کہ

فَابْتَغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ (29/17)

''خدا کے مقرر کئے ہوئے قاعدے کے مطابق رزق کی تلاش کرو۔''

جائز طریقے سے رزق: ''خدا کے مقرر کئے ہوئے قاعدے'' سے مراد یہ ہے کہ رزق کو جائز طریقے سے حاصل کرو۔ ناجائز طریقوں سے مت حاصل کرو۔

لَا تَأْكُلُوا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (2/188)

''آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ۔''

ناجائز رزق: دھوکے، فریب یا چوری سے دوسرے کا مال لے لینا یا کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانا، دوسرے کی محنت کی کمائی کو خود لے جانا، کسی کے حق میں کمی کر دینا، سب ناجائز طریقے ہیں۔

خرچ:

اسراف و تبذیر: انسان کو محنت کر کے زیادہ سے زیادہ کمانا چاہئے لیکن اسے اس کمائی میں سے خرچ کرنے میں نہ اسراف کرنا چاہئے نہ تبذیر۔ اسراف کے معنی ہیں ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا اور تبذیر کے معنی ہیں بلا ضرورت خرچ کرنا۔ ایک مومن کو میانہ روی کی زندگی اختیار کرنی چاہئے اور اس کے مطابق خرچ کرنا چاہئے۔

ضرورت سے زیادہ روپیہ: سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی کی کمائی اس کی ضرورتوں سے زیادہ ہو تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ ظاہر ہے کہ دنیا میں لاکھوں، کروڑوں ایسے آدمی بھی ہیں جن کی کمائی ان کی ضروریات کیلئے کافی نہیں ہوتی۔ یا جو کسی حادثے یا بیماری کی وجہ سے کمائی کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ ان کی ضروریات کا پورا کرنا اس نظامِ ربوبیت کے ذمے ہے جسے مومنوں کی جماعت قائم کرتی ہے۔ لہٰذا، وہ روپیہ جو کسی کی اپنی ضروریات سے بچ جائے، اس قسم کے لوگوں کا حق ہے۔

وَفِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ الۡمَحۡرُوۡمِ (51/19)

''ان کی دولت میں ضرورت مندوں اور محروموں کا حق ہے''۔

دوسروں کا حق: اپنی ضروریات سے جس قدر زیادہ ہو سب کا سب دوسروں کی پرورش کیلئے دے دینا ہوگا۔

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ ط قُلِ الۡعَفۡوَ ط (2/219)

''آپ سے پوچھتے ہیں کہ کس قدر مال و دولت اس مقصد کیلئے کھلا رکھنا چاہئے۔ ان سے فرما دیجئے کہ جس قدر بھی ضروریات سے زیادہ ہو، سب کا سب''۔

نظام کے ماتحت: لیکن اس کمائی کو ربوبیتِ عامہ کیلئے ایک نظام کے ماتحت کھلا رکھنا ہوگا۔ اس نظام کو ''سبیل اللہ'' کہتے ہیں یعنی اللہ کا بتایا ہوا راستہ۔

وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ (2/195)

''اپنی کمائی کو خدا کے بتائے ہوئے نظام کی خاطر کھلا رکھو۔''

جب نظام نہ ہوتو۔۔: جب یہ نظام قائم نہ ہو تو اس وقت یہ روپیہ اپنے اپنے طور پر دوسرے ضرورتمندوں کی ضروریات پوری کرنے کیلئے خرچ کرنا چاہئے۔ لیکن یہ صرف مجبوری کی حالت میں۔ صحیح اسلامی زندگی وہی ہے جس میں صحیح اسلامی نظام قائم ہو۔ اس لئے جب ایسا نظام قائم نہ ہو تو اس قسم کے نظام قائم کرنے کی کوشش کرنا، مسلمانوں کا اولین فریضہ ہونا چاہئے۔ اسلامی نظام کے بغیر اسلامی زندگی بسر ہی نہیں ہوسکتی۔ اسے اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے۔ اسلامی نظام کو اسلامی حکومت بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ حکومت جو قرآنی احکام اور قوانین کو نافذ کرے۔

کھانا پینا۔

حرام چیزیں: قرآن کریم نے چار چیزوں کے متعلق کہا ہے کہ ان کا کھانا حرام ہے۔

حُرِّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِیۡرِ وَمَاۤ اُہِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ (2/173)

''تم حرام کیا جاتا ہے (۱) مردار (۲) بہتا ہوا لہو (۳) سور کا گوشت اور (۴) ہر وہ شے جسے اللہ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کیا جاتا ہے''

لیکن اگر ایسی مجبوری کی حالت ہو جائے کہ کچھ اور کھانے کو نہ ملے تو اس صورت میں حرام چیزوں کو بھی بقدرِ ضرورت کھایا جاسکتا ہے۔

فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ (2/173)

''لیکن بہ حالتِ مجبوری ان چیزوں کو کھا سکتے ہو۔ بشرطیکہ یہ کھانا قانون شکنی اور خدا کے احکام سے سرکشی کرنے کی غرض سے نہ

ہو"۔

خوشگوار چیزیں: ان چیزوں کے علاوہ کھانے پینے کی اور کوئی چیز حرام نہیں۔ لیکن حلال چیزوں میں سے وہی کھانی چاہئیں جو خوشگوار ہوں۔ یعنی وہ چیزیں جو طبعیت کو اچھی لگیں اور صحت کیلئے مفید ہو۔

كُلُوا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا (2/168)

"زمین میں جو کچھ حلال اور خوشگوار ہے اسے کھاؤ"۔

حلال کو حرام مت قرار دو: جس حلال چیز کے کھانے کو جی نہ چاہے اسے مت کھاؤ، لیکن اسے حرام مت قرار دو۔ یہ کہو کہ مجھے وہ پسند نہیں۔ سورۂ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ

لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا (5/87)

"جو خوشگوار چیزیں خدا نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہیں انہیں حرام مت قرار دو"۔

اسراف: حلال اور خوشگوار کو بھی اعتدال کے ساتھ کھاؤ۔ ضرورت سے زیادہ مت کھاؤ۔

كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوْا (7/31)

"کھاؤ پیو لیکن اسراف مت کرو"۔

تبذیر: یعنی ضرورت سے زیادہ مت کھاؤ۔ نہ بلاضرورت۔

لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (17/26)

"تبذیر مت کرو"۔

کیسے کھانا چاہیے: خواہ مل کر کھاؤ، خواہ الگ الگ کھاؤ۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا (24/61)

"اس میں کچھ حرج نہیں کہ تم اکٹھے کھاؤ یا الگ الگ"۔

سامعین وناظرین! آحضرات اسلامی معاشرت کے متعلق جو کچھ سنا ہے اس پر عمل ہماری کامیابی ہے سیدنا بلال حبشیؓ انسان تھے مگر اعمال کے اعتبار سے فرشتوں سے بھی اعلیٰ تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلالؓ جوتے سمیت بیت اللہ کی چھت پر اذان دوتا کہ دنیا جان سکے جسکی نسبت مجھ سے ہو جائے وہ بیت اللہ اور فرشتوں سے اعلیٰ ہو جاتا ہے۔

ہمیں بھی چاہیے ہم اپنی نسبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مضبوط کریں اسی نسبت رسول سے ہم فرشتوں سے آگے ہیں آیئے ہم سب مل کر عہد کریں ہم اپنے آپ کو اسلامی معاشرہ میں ڈھالیں گے۔ رب حق ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

انشاءاللہ بقیہ حصہ پر آئندہ جمعہ کو گفتگو ہوگی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.org